انسانیت کی بنیاد، عقیدۂ آخرت

عقیدۂ آخرت کے سوا کوئی دوسری چیز ایسی نہیں ہے، جو اِس دُنیا میں انسان کو راہِ راست پر قائم رکھنے کی ضامن ہوسکتی ہو۔ اگر کوئی شخص یہ نہ مانتا ہو کہ اسے مرکر دوبارہ اُٹھنا ہے، اور اپنے خدا کے حضور اپنے اعمال کی جواب دہی کرنی ہے، تو وہ لازماً گمراہ و بدراہ ہوکر رہے گا، کیونکہ اس کے اندر سرے سے وہ احساسِ ذمہ داری پیدا ہی نہ ہوسکے گا جو آدمی کو راہِ راست پر ثابت قدم رکھتا ہے۔

اسی لیے شیطان کا سب سے بڑا حربہ، جس سے وہ آدمی کو اپنے پھندے میں پھانستا ہے، یہ ہے کہ وہ اسے آخرت سے غافل کرتا ہے۔ اُس کے اس فریب سے جو شخص بچ نکلے وہ کبھی اس بات پر راضی نہ ہوگا کہ اپنی اصل دائمی زندگی کے مفاد کو دُنیا کی اِس عارضی زندگی کے مفاد پر قربان کردے۔

بخلاف اس کے جو شخص شیطان کے دام میں آکر آخرت کا منکر ہوجائے، یا کم از کم اُس کی طرف سے شک میں پڑ جائے، اُسے کوئی چیز اس بات پر آمادہ نہیں کرسکتی کہ جو نقد سودا اِس دُنیا میں ہورہا ہے، اُس سے صرف اس لیے ہاتھ اُٹھا لے کہ اُس سے کسی بعد کی زندگی میں نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔

دُنیا میں جو شخص بھی کبھی گمراہ ہوا ہے اسی انکارِ آخرت یا شک فی الآخرۃ کی وجہ سے ہوا ہے، اور جس نے بھی راست روی اختیار کی ہے اس کے صحیح طرزِعمل کی بنیاد ایمان بالآخرۃ ہی پر قائم ہوئی ہے۔(تفہیم القرآن، سیّد ابوالاعلیٰ مودودی، ترجمان القرآن، جلد۵۸، عدد۵، اگست ۱۹۶۲ء، ص۲۸)